# ادبیات

## غزل

جناب آلم مظفر نگری

یہاں جو درخورِ توفیق غم پائے نہیں جاتے
انھیں رازِ درونِ پردہ سمجھائے نہیں جاتے

غمِ دل کے فسانے تا زباں لائے نہیں جاتے
یہ وہ نغمے ہیں جو ہر ساز پر گائے نہیں جاتے

پہنچتے ہیں وہاں بھی آفتابِ عشق کے جلوے
جہاں ان ماہ و مہرِ چرخ کے سائے نہیں جاتے

جو دامانِ توکل بے کسی میں تھام لیتے ہیں
کسی کے سامنے وہ ہاتھ پھیلائے نہیں جاتے

مسافر اس رہِ منزل میں ہمت ہار دیتا ہے
جہاں آثارِ منزل دور تک پائے نہیں جاتے

وہ نالے ہوں کہ آہیں بے اثر ہیں بے حقیقت ہیں
کہ دل ہائے فسردہ جن سے گرمائے نہیں جاتے

نظر ہوتی ہے جن کی خوگرِ ہر جلوۂ باطل
کبھی وہ جلوہ گاہِ دل میں بلوائے نہیں جاتے

خلافِ مصلحت ہے سعیٔ پیہم چارہ گر تیری
کچھ ایسے زخمِ دل بھی ہیں جو سلوائے نہیں جاتے

نہیں ممنونِ احسانِ رہبریٔ جذبِ دل کے ہم
تری محفل میں آجاتے ہیں خود لائے نہیں جاتے

یہ امواجِ نفس کیوں چھیڑتی ہیں دل کے داغوں کو
ہواؤں سے یہ انگارے تو دہکائے نہیں جاتے

عبث ہے جستجو اے بیدلو! کوئے محبت میں
جو دل کھوئے گئے وہ ڈھونڈھ کر لائے نہیں جاتے

مرے جوشِ جنوں کو سعیٔ بے حاصل سے کیا مطلب
بیاباں پھیلتے ہیں آپ پھیلائے نہیں جاتے

آلم آئی ہیں یہ کیسی بہاریں اب کے گلشن میں
کہ رنگ و بو میں آثارِ جنوں پائے نہیں جاتے